بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورج گرہن

وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا [الإسراء: ٥٩]

ترجمہ: اور ہم نشانیوں کو صرف ڈرانے کے لیے بھیجا کرتے ہیں۔

سورج گرہن کی حقیقت:

سورج گرہن کی ایک ظاہری حقیقت ہے جو علم فلکیات کے ماہرین بیان کرتے ہیں کہ جب چاند سورج اور زمین کے درمیان میں آجائے تو اس وقت سورج گرہن ہو جاتا ہے، لیکن اس کی اصل حقیقت وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر بیان فرمائی، کہ ان کے انتقال کے موقع پر جب سورج گرہن ہوا تو کچھ لوگ یہ بات کرنے لگے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب لوگوں کی یہ بات سنی تو فرمایا کہ: بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، لیکن اللہ تعالیٰ اِن کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

سورج گرہن کے احکام:

صحيح البخاري–نسخة طوق النجاة– (ص: ٧٨)

١٠٥٩– حدّثنا محمّد بن العلاء، قال: حدّثنا أبو أسامة، عن بُرَيد بن عبد الله، عن أبي بُرْدَةَ، عن أبي موسى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: «هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ».

دار الافتاء

جاری ہے ---

وفي رواية (١٠٤٤): «فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا».

ترجمہ:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت آجانے کے خوف سے گھبرا کر کھڑے ہوگئے اور مسجد آئے، اور اتنے زیادہ طویل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اتنی طویل نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتے ہیں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں ہوتیں، لیکن اِن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی پناہ لو۔

اور ایک روایت میں ہے: جب تم ایسا معاملہ دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو اور بڑائی بیان کرو("اللہ أکبر" کہو) اور نماز پڑھو اور صدقہ دو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے امّتِ محمد! اللہ کی قسم کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی بندی زنا کرے، اے امّتِ محمد! اللہ کی قسم اگر تمہیں اس کا علم ہو جاتا جس کا مجھے علم ہے تو یقیناً تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔

اِن احادیث سے درج ذیل احکام معلوم ہوتے ہیں:-

- سورج گرہن کے وقت نماز اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہیے۔
- ذکر و اذکار میں مشغول رہنا چاہیے۔
- حسبِ استطاعت صدقہ دینا چاہیے۔
- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے اعمال سے اس روز خاص طور پر بچنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

دار الافتاء

نمازِ کسوف کا طریقہ:

جب سورج گرہن ہو تو ایسے موقع پر نماز پڑھنا سنّتِ مؤکّدہ ہے، اس نماز کو "صلوٰۃ الکسوف" کہتے ہیں، صلوٰۃ الکسوف تنہا پڑھنا جائز ہے لیکن مَردوں کے لیے صلوٰۃ الکسوف کی نماز عید گاہ یا جامع مسجد میں

جاری ہے ---

باجماعت پڑھنا افضل ہے، صلوٰۃ الکسوف میں اذان، اقامت اور خطبہ مشروع نہیں ہے، بلکہ اگر لوگ جمع نہ ہوئے ہوں تو انہیں جمع کرنے کے لیے ایسے موقع پر "الصلاة جامعة" (نماز کھڑی ہونے والی ہے) یا اس جیسے کوئی اور الفاظ کہنا چاہیے، اس نماز کی کم از کم دو رکعت ہیں اور چار رکعت پڑھنا افضل ہے، یہ نماز عام نوافل کی طرح پڑھی جائے گی، البتہ اس میں خوب طویل قراءت کرنا (مثلاً سورۃ البقرۃ جیسی طویل سورتیں پڑھنا) اور طویل رکوع و سجود کرنا افضل ہے، نیز چونکہ صلوٰۃ الکسوف میں سرّاً یا جہراً قراءت کرنے کے متعلق ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس میں قراءت سرّی ہے جبکہ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے ایک قول کے مطابق اس میں قراءت جہری ہے، اور کتبِ حدیث میں دونوں قول کے مطابق روایات ملتی ہیں، اس لیے دونوں طرح قراءت کرنا جائز ہے اور ہر طرح قراءت کرنے سے نماز درست ہو جائے گی، البتہ ابن عربیؒ نے جہراً قراءت کو اولیٰ قرار دیا ہے اور صاحبِ "اِعلاء السُّنن" علامہ ظفر احمد عثمانیؒ کا رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے (مأخذہ: تبویبِ دارالعلوم کراچی ۲۰۰ / ۳۸)، لہٰذا اس قول کے مطابق باجماعت نماز میں امام جہراً (بلند آواز سے) قراءت کرے اور رکوع و سجود خوب طویل کرے، جب امام نماز سے فارغ ہو جائے تو وہ دعا مانگنا شروع کرے اور مقتدی اس کی دعا پر آمین کہتے رہیں، اور نماز اور دعاؤں کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک سورج اچھی طرح روشن نہ ہو جائے اور گرہن ختم نہ ہو جائے۔

صلوٰۃ الکسوف کے لیے تین چیزیں مستحب ہیں:-

- امام: (جمعہ یا عیدین کا امام خود امامت کرے)
- وقت: (اس وقت میں نفل نماز پڑھنا مکروہ نہ ہو)
- جگہ: (جامع مسجد یا عیدگاہ میں نماز ادا کی جائے)

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

خواتین اپنے گھروں میں علیحدہ علیحدہ پڑھیں، نیز گاؤں دیہاتوں (جہاں جمعہ و عیدین کی نماز پڑھنا جائز نہیں) میں بھی لوگ صلوٰۃ الکسوف تنہا ادا کریں۔

بعض توہّمات اور طبّی باتیں:

سورج اور چاند گرہن کے موقع پر عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ حاملہ عورت اگر کمرہ سے باہر نکل جائے تو اس کے حمل کی جسمانی صحّت متاثر ہوتی ہے یا اگر کوئی شخص اس حالت میں سورج کی طرف دیکھے تو

جاری ہے ---

اس کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے یا بالکل چلی جاتی ہے، ایسی کوئی بات کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں اور ایسا اعتقاد رکھنا بھی درست نہیں، البتہ اس معاملہ کا تعلق چونکہ جسمانی صحّت سے ہے اس لیے سورج گرہن کے مؤثر ہونے کا عقیدہ رکھے بغیر اگر کوئی احتیاط کرے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں، اسی طرح سورج گرہن کے موقع پر تجربہ یا تحقیق سے کسی اور امر کا نقصان دہ ہونا ثابت ہو جائے تو شرعاً کوئی عقیدہ رکھے بغیر اس سے احتیاط کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔............................ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب.

سجاد الرحمٰن عفی عنہ

محمد خبیب

محمد خبیب شوکت خان ــ سجاد الرحمٰن بن نور غنی

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

24/ 12/ 2019ء

الجواب صحیح

احسان اللہ عفي عنہ

۲۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

24/ 12/ 2019ء

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس عفي عنہ

۲۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

24/ 12/ 2019ء



